اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — وَمِنْ بَشَائِرِ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲/۸/- ″

یوم چہارشنبہ
فی پرچہ ۱ آنہ
۳۰ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۲۷ وفا ۱۳۲۸ ہش | ۲۷ جولائی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۷۱

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۲۳ ماہ وفا۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں:۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور خاندان نبوت کے دیگر افراد بھی ہر طرح خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

اجتماعی دُعا آج بعد نماز عصر ٹھیک سات بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے رمضان المبارک کی آخری اجتماعی دعا شروع فرمائی۔ یہ درد و کرب بھری چیخوں اور التجاؤں کا نظارہ کوئی بیس منٹ تک جاری رہا۔

درس کلام پاک آج ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل نے رتن باغ میں کلام پاک کے آخری پندرہ پاروں کا درس ختم کیا۔ پہلے پندرہ پاروں کا درس سلسلے کے فاضل مولوی نور الحق صاحب نے دیا۔

کشمیر میں لڑائی بند رکھنے کے لئے حدود کے تعین کا سمجھوتہ ہوگیا

کراچی ۲۶ جولائی۔ بیان کیا گیا ہے کہ کشمیر میں لڑائی بند رکھنے کے سلسلے میں حدود کے تعین کے لئے ہندوستان و پاکستان کے فوجی نمائندوں کے مابین جو مشترکہ فوجی کانفرنس ہو رہی تھی۔ وہ ختم ہوگئی ہے۔ اور ساری ریاست جموں وکشمیر کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ یہ سمجھوتہ ۸۰۰ میل لمبے محاذ کے لگ بھگ کے متعلق ہے۔

— کراچی ۲۶ جولائی۔ روس کا تجارتی وفد آج شام سے چند لمحے پہلے کراچی پہونچ گیا۔ ہوائی اڈے پر مسٹر شجاعت علی حسینی اور مہمانداری کے افسر اعلیٰ نے وفد کو مرحبا کہا۔

— لنڈن ۲۶ جولائی۔ پاکستان کا جو فوجی مشن امریکہ اور دیگر بلاد یورپ کے صنعتی اداروں کے معائنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ وہ آج لنڈن پہونچ گیا ہے۔

میں افغانستان سے نہایت مطمئن اور خوش لوٹا ہوں نشتر
مغل گئی کے حادثے کی مشترکہ رپورٹ پیش ہوگئی

کراچی ۲۷ جولائی۔ مغل گئی کے حادثے کے متعلق پاکستان و افغانستان کے مشترکہ وفد جو تحقیقات کر رہے تھے۔ اس کی انجام دہی کے بعد پاکستانی وفد تھوڑی دیر ہوئی کابل سے پشاور پہونچا۔ پاکستانی وفد کے لیڈر سردار عبد الرب نشتر نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میں کابل سے نہایت مطمئن اور خوش آیا ہوں۔ دونوں وفد یہ مشترکہ تحقیقات اپنی حکومتوں کو پیش کریں گے۔ اور پھر اسے مناسب وقت پر شائع کر دیا جائے گا۔ یہ رپورٹ اچھی ہے۔ اور تحقیقات بھی نہایت ہی خوشگوار ماحول میں ہوئی ہے۔ آنریبل سردار عبد الرب نشتر نے کہا کابل کے ریڈیو سے اور اخباروں میں جو پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود وہاں کے عوام کا ماحول نہایت دوستانہ ہے۔ اور کہ میں نے وہاں افغانستان کے وزیر اعظم وزیر خارجہ اور کابینہ کے دیگر ارکان کے علاوہ پاکستان میں افغانی سفیر سردار شاہ ولی خان سے بھی ملاقات کی ہے۔

عبد الہادی پاشا کی بجائے حسین پاشا

اسکندریہ ۲۶ جولائی۔ عبد الہادی پاشا کے استعفےٰ کے بعد شاہ فاروق نے مصر کے ایک مقتدر انجنیئر اور سیاسیات میں ایک آزاد اور غیر جانبدار خیالات کے حامی لیڈر حسین سری پاشا کو وزارت مرتب کرنے کے لئے بلایا ہے۔ واضح رہے کہ دوسری جنگ عظیم کے وقت یہی حسین سری پاشا ایک غیر جانبدار کابینہ کے لیڈر رہ چکے ہیں۔

شہری دفاع کے لئے فراہمی سرمایہ
جھنڈے بیچنے کا ہفتہ

لاہور ۲۶ جولائی۔ شہری دفاع کے سلسلے میں فنڈز اکٹھے کرانے کی غرض سے ڈپٹی کمشنر لاہور نے جھنڈوں کا ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا ہے یہ ہفتہ عید الفطر سے شروع ہوگا۔ انفرادی طور پر لوگوں کو جھنڈے فروخت ہونگے۔ اس کے لئے موٹروں اور لاریوں وغیرہ کے مالکوں کو بھی دیئے جائیں گے۔ جن کی آمد اس فنڈ میں جالے گی۔ بیگم جی۔ اے خان کی نگرانی میں خواتین کے ایک گروہ نے بھی ان جھنڈوں کی فروخت کا ذمہ لیا ہے۔ اس کے علاوہ شہر اور دیگر نواحی مقامات پر سکاؤٹ بچے یہ جھنڈے بیچیں گے۔

لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا انتخاب

لاہور ۲۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبائی مسلم لیگ کونسل کا آئندہ اجلاس جمعرات کو مرکزی دفتر میں ٹھیک دس بجے شروع ہوگا۔ جس میں مستعفی جنرل سکرٹری۔ خزانچی اور جائنٹ سکرٹری کے انتخاب اور صوبائی پارلیمنٹری بورڈ کا انتخاب بھی عمل میں آئے گا۔ ایجنڈے میں اس امر پر غور کرنا بھی رکھا گیا ہے کہ عہدہ داروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ اور اگر یہ اضافہ منظور ہو گیا۔ تو ان نئے عہدہ داروں کا انتخاب بھی کیا جائے گا۔

متروکہ جائدادوں کا آرڈیننس
گورنر جنرل نے منظوری دیدی

کراچی ۲۶ جولائی۔ آج کراچی میں پاکستان کے گورنر جنرل والا حضرت الحاج خواجہ ناظم الدین نے متروکہ جائدادوں کی فروخت کے آرڈیننس کی منظوری دے دی۔ اور اس کے بعد مغربی پنجاب۔ صوبہ سرحد۔ بلوچستان۔ سندھ اور کراچی میں ایک ساتھ نفاذ کا اعلان کر دیا۔ اس آرڈیننس کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی ہے۔ کہ بعض لوگ ان جائدادوں کو فروخت کر کے دوسری جگہ چلے جاتے تھے۔ لہذا پاکستان کے شہریوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ایسے قانون کا پاس کرنا ضروری سمجھا گیا۔ واضح رہے کہ حکومت ہندوستان نے حال ہی میں ایک آرڈیننس پاس کر کے تمام متروکہ جائدادوں کی فروخت اور تبادلے کی ممانعت کر دی تھی۔ اس آرڈیننس کو اسی کا ردِ عمل بتایا جا رہا ہے۔

۹ کروڑ پاؤنڈ کا نقصان

سڈنی ۲۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا میں کوئلے کے مزدوروں کی ہڑتال سے پہلے چار ہفتوں میں حکومت کو ۹ کروڑ پاؤنڈ کا نقصان ہوا ہے۔ یہ ہڑتال کا پانچواں ہفتہ ہے

سرحد میں دینیات کا کالج

پشاور ۲۶ جولائی۔ حکومت صوبہ نے تعلیمی سہولتوں کا جو تین سالہ پروگرام تیار کیا ہے۔ اس کے مطابق قبائلی علاقوں میں اس وقت تک ۳۰ سکول اور دیہات میں ۴۷ تعلیم بالغان کے مرکز کھولنے کے علاوہ ۱۵۵ لڑکوں اور لڑکیوں کے سکول کھولے جا چکے ہیں۔ تمام مدارس میں مذہبی تعلیم لازمی ہے۔ اور ایک دینیات کے کالج کے قیام کی تجویز زیر غور ہے [illegible] کے لئے اس سال ۵ لاکھ روپیہ کی گنجائش [illegible] رکھی گئی ہے نیز اساتذہ کی تنخواہوں میں بھی [illegible] کیا گیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا　　　اڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

صدقہ دینا تکمیل ایمان کیلئے ضروری ہے!

صدقہ دینا تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے جس طرح تکمیل صلوٰۃ کے لئے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ سنتیں اور نوافل بھی ادا کئے جائیں۔ اسی طرح تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے کہ زکوٰۃ کے ساتھ جو کہ فرائض میں سے ہے نوافل کے طور پر صدقات بھی دیئے جائیں۔ اگر آپ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں لیکن صدقہ نہیں دیتے تو ہم یہ تو کہیں گے کہ آپ مومن ہیں۔ آپ کو ایمان حاصل ہے۔ مگر یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ آپ کا ایمان کامل ہے۔ پس تکمیل ایمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ زکوٰۃ کے ساتھ صدقات بھی دئیے جائیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نہیں کوئی میرا بندہ جو نوافل کثرت سے اور باقاعدہ ادا کرتا ہے۔ مگر ایک وقت اس پر ایسا آجاتا ہے کہ میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ غرضیکہ اس کا چلنا میرا چلنا ہے۔ اس کا پکڑنا میرا پکڑنا ہے۔ اس کا دیکھنا میرا دیکھنا ہے اور کوئی اس کی حرکت ایسی نہیں کہ جو اس کی اپنی ہو بلکہ وہ میری حرکت ہے"۔

پس اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ایسا ہی سلوک ہو تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ فرائض کے ساتھ نوافل بھی ادا کریں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اس بات کو خوب یاد رکھو کہ قرب الٰہی کے مدارج کی ترقی نوافل کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ فرائض ادا کرنا انسان کو صرف جہنم سے بچاتا ہے مگر نوافل جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ پھر فرضوں میں کئی کوتاہیاں ہو جاتی ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے ساتھ سنتیں رکھ دی گئی ہیں اسی طرح زکوٰۃ میں جو کوتاہیاں رہ جاتی ہیں اور ان کو صدقہ دور کر دیتا ہے"۔

پس کیا کوئی انسان صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ صرف جہنم سے بچایا جائے؟ جنت اس کو حاصل ہی نہ ہو۔ نہیں۔ بلکہ ہر ایک یہی خواہش کرے گا۔ کہ وہ جنت میں داخل ہو۔ پس اگر آپ بھی یہی خواہش رکھتے ہیں کہ جنت میں داخل ہوں اور اعلےٰ مدارج پائیں تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً صدقات بھی ادا کرتے رہا کریں۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو یقین رکھئے کہ آپ جنت فردوس کے وارث ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو فرائض کے ساتھ نوافل کی ادائیگی کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نظارت بیت المال ربوہ

پتہ مطلوب ہے:۔ مکرم لطیف احمد صاحب ہاشمی آف بلگاؤں کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ ہاشمی صاحب خود یا جو صاحب ان کا موجودہ پتہ جانتے ہوں مطلع فرمائیں۔ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ براستہ چنیوٹ (جھنگ)

آٹھ پھول

(از حفیظ الرحمٰن صاحب واحد)

اگرچہ ہم مایوس واپس لوٹ رہے تھے مگر نہ معلوم میری نظریں کیوں اس طرف اٹھ رہی تھیں جہاں دو پہاڑوں سے نکلتی ہوئی سڑک باہر نکلتی ہے۔ میں دو قدم چلتا اور آنکھیں پھر ادھر دیکھنے پر مجبور ہو جاتیں میری رفتار کچھ ڈھیلی پڑ جاتی اور قدم التجا کرتے کہ تھوڑا سا تو اور انتظار کر لو۔ مگر باقی لوگوں کو دیکھ کر میں پھر چلنا شروع کر دیتا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ خود بھی میری طرح اسی کشمکش میں مبتلا تھے۔ جب کبھی گھرررر... کی آواز آتی تو واپس ہوتے ہوئے باشندگان ربوہ رک کر پہاڑی کے دامن سے گذرنے والی سڑک کی سمت دیکھنے لگ جاتے۔ مگر جلد ہی ان کے قدم پھر کچے گھروندوں کے بنے ہوئے شہر کی طرف اٹھنے لگتے۔ میری نظریں ابھی تک اسی نظارے پر لگی ہوئی تھیں مگر اب کی دفعہ جو اٹھیں تو پہاڑی کی بجائے ایک کار پر جا پڑیں جو کہ ابھی ابھی پہاڑی کے مصنوعی دلفریب درے سے باہر نکلی تھی "ہیں! یہ کار تو ہماری ہی معلوم ہوتی ہے"۔ میرے بائیں طرف سے وکیل الدیوان صاحب کی آواز میرے کانوں میں پڑی۔ کار سڑک پر رک گئی مگر جلد ہی اس نے ہماری طرف رخ کیا۔ عجیب ایمان افروز نظارہ تھا۔ ربوہ کی سنگلاخ زمین میں رہنے والے کار کی طرف بڑھ رہے تھے اور کار جوش محبت سے ان کی طرف کھچی چلی آ رہی تھی۔ لوگ نئی تعمیر کی ہوئی مسجد کے سامنے ٹھہر گئے۔ انہوں نے حیرت انگیز قومی نظام کی وجہ سے بغیر کچھ کہے سنے چند سیکنڈ میں ایک لمبی لائن بنا لی۔ کار لائن کے سامنے آ کر رکی اور اس میں سبز پگڑی اور سفید اچکن کے درمیان ایک مسکراتا ہوا چہرہ باہر نکلا۔ یہ ہمارے مجاہد بھائی خلیل احمد صاحب ناصر تھے۔ جو امریکہ سے ساڑھے تین سال کی تبلیغ کے بعد واپس پاکستان آئے تھے۔ آپ نے حاضرین کو محبت بھری نگاہ سے دیکھا اور تمام دوستوں کو شرف معانقہ بخشا اور پھر مسجد کی طرف روانہ ہو گئے۔ مسجد سے قرآن پاک کی آواز آئی۔ میں جلدی سے مسجد کی طرف بڑھا۔ حاضرین خاموش بیٹھے تھے۔ مگر ان کی نظریں اپنے عزیز بھائی کی طرف تھیں۔ اتنے میں ایمان سے بھرپور آوازیں تقاریر کی شکل میں سنائی دینے لگیں۔

"دنیا نے ہمیں بکھیر کر ختم کر دینا چاہا۔ مگر ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے انتشار کے خطرناک امتحان سے گذر کر بھی منتشر نہیں ہوئے اور آج ہم اجتماعی طور پر ربوہ میں اپنے عزیز بھائی کا استقبال کر رہے ہیں"۔

"ہم نے خلیل احمد صاحب ناصر کو قادیان کی مقدس بستی سے امریکہ کے لئے الوداع کیا تھا۔ مگر آج ہم اس بستی سے بہت دور ایک ایسی زمین میں ان کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ جہاں ہمیں کوشش کے باوجود ان کے لئے پھول بھی میسر نہ آ سکے جو ہم محبت کے اظہار کے لئے ان کے گلے میں ڈالتے۔ مگر اے ہمارے بھائی ہم دل سے تمہاری آمد پر اھلاً وسھلاً ومرحبا کہتے ہیں"۔

اور پھر وہ مرد مجاہد اٹھا:۔

"مجھے آپ کے محبت بھرے جذبات اور دعائیں منوں پھولوں سے کہیں زیادہ مسرور کر رہی ہیں مگر قادیان کی مبارک گلیاں...... نہیں قادیان ہمارا ہے۔ ہم صرف عارضی طور پر امتحان میں ڈالے گئے ہیں"۔ ابھی یہ الفاظ ختم نہ ہوئے تھے کہ پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو معطر کرنے لگی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ پھولوں کی ایک ڈھیری ناصر صاحب کے سامنے لگی ہوئی ہے "ہیں یہ پھول بھی آ گئے" حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا اور ایک مٹھی پھولوں کی بھر کر ناصر صاحب کی گود میں ڈال دی اور باقی پھول لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔

"یہ ایک نیک فال ہے۔ ہم نے اس بنجر زمین میں پھولوں کی خواہش کی ہمیں پھول مل گئے۔ خدا تعالیٰ اسی طرح ہماری ہر نیک خواہش کو پوری کرے گا"۔

میں قلم ہاتھ میں لئے لکھ رہا تھا کہ مجھے اپنی جیب میں سے خوشبو آئی۔ "کہیں یہ وہی پھول تو نہیں جو ہمارے ہر دلعزیز مجاہد بھائی کی آمد پر تقسیم ہوئے تھے۔ میں نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور وہ پھول چارپائی پر بکھیر کر گننے لگا۔ ہاں یہ وہی پھول تھے میرے حصے کے "آٹھ منتشر پھول"۔

پتہ مطلوب ہے:۔ مالی رحمت اللہ صاحب جو کہ تعلیم الاسلام کالج قادیان میں ملازم تھے وہ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً ربوہ میں تشریف لا کر مجھے ملیں یا اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔

عبد اللطیف اوورسیر دفتر تعمیرات ربوہ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی قربانیاں لا محدود ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

گذشتہ ۲۲ جولائی ۱۹۴۹ء۔ آج خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العلمین کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔ دنیا میں ہر نبی کے آنے پر اس کو اور اس کی جماعت کو مختلف قسم کی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن دوسرے نبیوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ فرق ہے کہ دوسرے نبیوں کی قربانیاں کسی نہ کسی جگہ پر جا کر ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت کی قربانیاں قیامت تک ختم نہیں ہونگی پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی قربانیوں کا مقابلہ کوئی اور نبی اور اس کی قوم نہیں کر سکتی۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی قربانیاں اور ذمہ واریاں نہ صرف سب سے زیادہ ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کی اور آپؐ کی امت کی قربانیوں کی نوعیت کو بھی بدل دیا ہے۔ گویا نہ صرف قربانیوں کا زمانہ لمبا رکھا گیا ہے بلکہ قربانیوں کی نوعیت کو بھی بدل دیا گیا ہے۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ کہ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے رسول تو لوگوں سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب خدا تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔ صلوٰۃ نماز کو کہتے ہیں اور نماز ایسی چیز ہے جس کا تعلق جسم دماغ اور دل کے ساتھ ہوتا ہے۔ پس صلوٰۃ اس قربانی کو کہتے ہیں جو جسم اور دل و دماغ کے ساتھ تعلق رکھتی ہو اور نسیکہ جسم کے باہر کی قربانی کو کہتے ہیں خواہ وہ کسی مقصد کے ماتحت ہو یا کسی خاص مقصد کے ماتحت نہ ہو۔ کیونکہ ہزاروں ہزار کام ایسے ہوتے ہیں جو قوم کو اس لئے کرنے پڑتے ہیں کہ ان کا لیڈر کہتا ہے کہ تم ایسا کرو۔ اور کوئی شخص یہ نہیں پوچھتا کہ میں کیوں ایسا کروں۔ اور یہی زندہ قوموں کی علامت ہوتی ہے۔

غرض ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العلمین میں اگر ایک طرف یہ بتایا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اتباع جسم اور دل و دماغ کے ساتھ تعلق رکھنے والی قربانیاں خدا کے حضور پیش کرتے ہیں تو دوسری طرف بتایا کہ وہ ایسی قربانیاں بھی پیش کرتے ہیں جو اموال وغیرہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ پھر یہ نہیں کہ یہ کام کسی جگہ پر جا کر ختم ہو جائے گا بلکہ اس کا سلسلہ قیامت تک ہے اور اس میں کوئی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ (خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی واقف زندگی)

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۴۹ء

عید الفطر

عید الفطر ایک انعام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ان مومنین کو عطا کیا ہے۔ جو اس کے حکم کے مطابق شہر رمضان میں روزے رکھتے ہیں۔ شہر رمضان ایک غیر معمولی عبادت کا مہینہ ہوتا ہے۔ اس مہینہ میں ہم عبادت میں گذشتہ سال کی کوتاہیوں کی تلافی اور آئندہ سال کی عبادت کے لئے پرجوش تیاری کرتے ہیں۔ جب ہم ایک پورا مہینہ خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں صرف کرتے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ بظاہر یہی ہونا چاہیئے۔ کہ جس طرح سونا کٹھالی سے کندن بن کر نکلتا ہے۔ اور اس کے تمام کھوٹ اس سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک مؤمن کو اس مہینہ سے اس نیت کا کندن بن کر نکلنا چاہیئے۔ یعنی اس کے مزاج اور طبع میں جو کھوٹ دنیا کی طونی سے مل گئے ہیں۔ وہ اس غیر معمولی عبادت کی آگ میں پڑ کر اس سے الگ ہو جائیں۔ اور وہ کامل عیار خالص سونا بن کر برآمد ہو۔

ہم نے کہا ہے کہ عید الفطر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مؤمنین کو ایک انعام۔ ایک تحفہ۔ ایک ہدیہ کے طور پر دی گئی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جو چیز کسی کو ہدیہ یا انعام یا تحفہ میں دی جاتی ہے۔ وہ اس کے حالات کے تقاضا کے مطابق بہترین چیز ہوتی ہے۔ اس لئے چونکہ ایک مؤمن کو یہ چیز دی گئی ہے۔ اس لئے ضرور ہے۔ کہ یہ مؤمن کے حالات کے مطابق ہو۔ ایسی چیز ہو۔ جو واقعی اسکی خوشی اور مسرت کا باعث ہو۔ جو اسکی طبع اسکی مزاج کے مطابق ہو۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ ایک مومن کے لئے سب سے بڑی خوشی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ ایک مؤمن اگر کھاتا ہے۔ تو اپنے مولیٰ کی خوشنودی کے لئے اور اگر کھانا ترک کرتا ہے تو اسکی خوشنودی کے لئے۔ اگر شہر رمضان میں ایک مومن دن بھر کھانے پینے سے پرہیز کرتا ہے۔ اپنی راتیں عبادت کے سپرد کرتا ہے۔ تو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کرتا ہے۔ اور اس وجہ سے اگر وہ شہر رمضان کے بعد افطار کرتا ہے۔ تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہی کے لئے کرتا ہے۔ محض لہو و لعب کے لئے نہیں کرتا۔ اسکی سب سے بڑی خوشی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی میں ہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں انسان کو دی ہیں۔ ان میں کھانے پینے کی چیزیں بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک مادی حواس کی تسکین اور لذت بھی رکھی ہے۔ یہ احساس تسکین اور لذت دراصل ایک بہت بڑا انعام ہے۔ لیکن اکثر انسان اسکو بجائے انعام کے اپنے لئے ایک لعنت بنا لیتے ہیں۔ اور بجائے ان کو اپنا غلام بنانے کے خود ان کے غلام بن جاتے ہیں۔ دنیا میں جتنے بھی گناہ اور جرم ہوتے ہیں۔ اگر انکی جڑ تلاش کی جائے۔ تو یقیناً ان کی جڑ یہی چیز ثابت ہوتی ہے۔ کہ انسان حصول لذت کو اپنا مقصد حیات بنا لیتے ہیں۔ اور اس کے لئے اپنا سب کچھ وقف کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ لذت ان سے کنارہ کر لیتی ہے۔ اور وہ دیوانہ وار اس کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ مگر وہ ان کے ہاتھ نہیں آتی۔ دراصل ان کے حواس مردہ ہو جاتے ہیں۔ وہ زیادہ سے زیادہ تیز لذت آور چیزیں اپنے مردہ حواس میں زندگی پیدا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مگر ان کو حقیقی لذت نصیب نہیں ہوتی

ماہ رمضان سے ایک مؤمن کو جو روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ان کو نظر انداز بھی رکھا جائے۔ تو صرف مادی لذات کے نقطۂ نظر سے بھی یہ ایک بیش بہا نعمت ہے۔ کیونکہ اس ماہ میں ہمارے وہ تمام آلات لذت جو بے اعتدالیوں اور حصول لذت کے انہماک سے مردہ اور کند ہو جاتے ہیں۔ از سر نو زندگی حاصل کرتے ہیں۔ اور ہم کو پھر اس نعمت غیر مترقبہ سے فیضیاب کر دیتے ہیں۔ جو کھو چکی ہوتی ہے۔ جو لوگ روزہ رکھتے ہیں۔ وہ اس بات کا ہر شام کو افطار کے وقت تجربہ کرتے ہیں۔ افطار کے وقت کھانے کا ایک لقمہ پینے کا ایک گھونٹ کتنا لذیذ محسوس ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ صرف ایک روزہ دار ہی کر سکتا ہے۔ دراصل ہر افطار کا لمحہ ایک عید کا لمحہ ہوتا ہے۔ ایک بیش بہا خوشی کا لمحہ۔

الغرض عید الفطر مادی لحاظ سے بھی دراصل اس لذت افطار کا ایک مجموعی تجربہ ہے۔ اور اسی لئے اس کا نام عید الفطر رکھا گیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی نعمت مادی لحاظ سے بھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان ہے۔ کیونکہ اس روز ہم کو محسوس ہوتا ہے۔ کہ لذت کا جو خزانہ ہم نے اپنی حماقتوں اور لاابالی پن سے برباد کر دیا تھا وہ پھر ہم کو واپس مل گیا ہے۔ اور ہم اس مادی جنت میں از سر نو داخل ہو گئے ہیں۔ جو اس نے اپنی رحمانیت کے صدقہ ہم کو عطا کی ہے۔

بیشک عید الفطر اس لحاظ سے بھی ایک مومن کے لئے عظیم الشان نعمت ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ ایک مومن کی خوشی ایک مومن کی حقیقی عید اس وقت ہوتی ہے۔ جب وہ اپنی فطرت اپنی طبع کے مطابق کوئی چیز انعام میں پاتا ہے۔ بے شک وہ احیاء و تجدید حواس کی نعمت بھی حاصل کرتا ہے۔ جو اپنی جگہ بہت بڑی نعمت ہے۔ لیکن اس کے لئے حقیقی انعام نماز عید ہے۔ اس کے لئے حقیقی انعام فطرانہ کی ادائیگی ہے۔ کیونکہ وہ چیزیں اسکو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہستی سے قریب تر کر دیتی ہیں۔ جو کچھ ہم نے مادی لذائذ کے احیاء و تجدید کے متعلق کہا ہے۔ وہی لفظ بلفظ روحانی لذات کی بیداری پر بھی چسپاں ہوتا ہے۔ ایک حقیقی مؤمن کے صرف جسمانی حواس خمسہ ہی نئی زندگی نہیں پاتے۔ بلکہ ماہ صیام اس کے حواس باطنی کو بھی از سر نو زندہ کر دیتا ہے۔ جس کا اکمال نماز عید میں ہوتا ہے۔

عید الفطر دراصل ایک مومن کی انتہائی خوشی کا نام ہے۔ اسکی حیاتِ نو کی تعمیر میں معمار ازل اپنی صنعت کاری کا آخری کمال دکھاتا ہے۔ اس روز وہ مادی اور روحانی لذات کی نئی جنت میں داخل ہوتا ہے۔ اس لئے یہ سب سے بڑا مبارک دن ہے۔ یہ مومن کا جشن نوروز ہے۔ اس کے حواس ظاہری اور باطنی کے اکمال اور اتصال کا دن۔ عظیم الشان دن۔ عید الفطر۔

امریکہ و مغربی ممالک میں تبلیغ

امریکہ سے مسٹر بی۔ اے منٹو کا ایک مکتوب ڈان میں شائع ہوا ہے۔ جس میں قرارداد مقاصد کا ذکر کر کے صاحب مکتوب تحریر فرماتے ہیں کہ

"مسلمانوں اور اسلام کی حفاظت و دفاع نہ صرف پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک میں ضروری ہے بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی نہایت ضروری ہے۔ ابھی تک بیرونی ممالک میں ہمارا وقار کافی بلند نہیں ہوا۔ اسکی وجوہات ظاہر ہیں۔ اول بات تو یہ ہے۔ کہ اسلام کی تبلیغ ان ممالک میں نہیں کی جا رہی۔ دوسرے عیسائی صدیوں سے یہاں ہمارے خلاف وسیع پیمانہ پر پروپیگنڈا کرتے چلے آئے ہیں۔ ہمیں اس پر ناراضی کو راہ دینے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ہمیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ دوسر اگر ہمارے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں۔ تو خود ہم پر ہی اس کا الزام عائد ہوتا ہے۔ ہم نے ان کے دلوں سے اسلام کی صحیح تصویر دکھا کر اسلام کے خلاف زہر دور کرنے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی۔ ہماری غفلت کی وجہ سے غلایانی برطانوی اور ولندیزی گائنا۔ برازیل حتیٰ کہ یونائیٹڈ اسٹیٹس میں بھی ہزاروں مسلمان مرتد ہو گئے ہیں۔ یہ گذری ہوئی فراموش شدہ باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ اب بھی ہر روز مسلمان عیسائی ہوتے جا رہے ہیں۔ امریکہ میں مسلمان والدین کے بچے عیسائی ہیں

مادہ پرست امریکہ عیسائیت کی اشاعت کے لئے کروڑوں ڈالر سالانہ خرچ کر رہا ہے۔ کیا پاکستان کی اسلامی ریاست میں رہنے والے مسلمان اسلام کی تبلیغ پر چند ہزار ڈالر بھی خرچ نہیں کر سکتے؟ کیا یہ متحیر کن نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں کے بچے عیسائی بن جائیں۔ سیاسی اور ملکی مفاد کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔ کہ اشاعت اسلام کا وہاں کام کرنے والی جماعتوں کو مدد دی جاوے۔ وغیرہ وغیرہ"

الفضل کے صفحات میں ہم بارہا مسلمانوں کی توجہ اس خاص امر کی طرف منعطف کرا چکے ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس سے اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمان اس کام کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے۔ حالانکہ سوچا جائے۔ تو دراصل ایک مسلمان کا واحد اہم ترین کام ہی یہ ہے۔ کہ وہ اس نور کو زیادہ سے زیادہ دنیا میں پھیلائے۔ جو اسکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے۔

عوام بیچارے تو شاید اس اہمیت کو نہیں سمجھ سکتے۔ غضب تو یہ ہے۔ کہ ہمارے وہ علماء جو تبلیغ اسلام اور احیائے دین کے بڑے بڑے دعوے لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ بھی مقامی سیاسیات میں اپنی قوتیں خرچ کرنا اپنے علم کا بہترین مصرف خیال کرتے ہیں۔ ہمیں معاف کیا جائے اگر ہم یہ کہنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ کہ ہمارے ان علمائے دین نے جہاد فی سبیل اللہ کی غلط توضیحات کر کے مسلمانوں کی ذہنیت کو خراب کر دیا ہوا ہے۔ اور عوام یہی سمجھتے ہیں۔ کہ طاقت کے بغیر نہ تو احیائے دین اور نہ تبلیغ اسلام کا کام ہو سکتا ہے۔ اگر ہم اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں۔ تو حقیقت اس کے متضاد نظر آتی ہے۔ جب سے بادشاہی دور شروع ہوا ہے۔ مسلمان بادشاہوں میں سے سوائے چند کے تبلیغ اسلام کا کام کسی نے نہیں کیا۔ اور ان بادشاہوں کا کام بھی اتنا خفیف ہے۔ کہ اس کا صفحات تاریخ میں کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔ اس دور میں اسلام کا حقیقی کام کرنے والے وہ جانباز درویش تھے جنہوں نے حکومتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عین کفرستانوں کے مراکز میں اسلام کے جھنڈے نصب کئے۔ اور اپنے اسوۂ حسنہ کی روشنی سے اپنے ارد گرد اور ماحول کو منور کر دیا۔

آج مسلمان اسلام کے حقیقی کام سے اتنے کورے ہو چکے ہیں۔ کہ وہ تبلیغ کے نام سے کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں۔ اور اس جہادِ اکبر کو محض ایک غیر اہم چیز سمجھتے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں سیاست اور ملکی کاموں میں اپنی ہمتیں صرف کرنا بہترین سعی و کوشش خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کا کام دنیاوی حکومتیں بزور شمشیر قائم کرنا نہیں ہے۔ بلکہ تبلیغ سے اللہ تعالیٰ کی حکومت دلوں پر قائم کرنا ہے۔ وہ لوگ جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں۔ وہی دراصل مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں۔ اور دراصل انہی کو نہ صرف دین کی نعماء حاصل ہوتی ہیں۔ بلکہ دنیا بھی ان کے قدموں پر نثار ہوتی ہے۔

بے شک پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ اسمیں اسلامی شریعت کے مطابق حکومت ہونا چاہیئے۔ اسی طرح افغانستان۔ ایران۔ ترکی عراق۔ شام۔ سعودی عرب۔ یمن۔ مصر۔ شمالی افریقہ۔ مراکش۔ انڈونیشیا وغیرہ ممالک میں اسلامی شریعت کے مطابق ہی حکومت ہونی چاہیئے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ صرف ان ہی ممالک جہاں آج مسلمان آباد ہیں۔ اسلامی حکومت ہونی چاہیئے۔ بیشک ان ممالک میں اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے پرامن جدوجہد از بس ضروری ہے۔ لیکن اسلام کسی قوم اور کسی ملک کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ان اسلامی کہلانے والے ممالک میں اسلامی حکومت تو الگ رہی۔ مسلمانوں کی حقیقی آزاد حکومتیں بھی قائم نہیں ہیں۔ بلکہ سب کی سب کسی نہ کسی حد تک مغربی بڑی بڑی اقوام کے زیر اثر ہیں۔ اور ان سے دبی ہوئی ہیں۔ مغربی اقوام کی مادی قوتوں نے ان کو قابو میں رکھا ہے۔ اور مشکل یہ ہے کہ یہ مغربی اقوام نہ صرف دنیاوی انتفاع کے لئے اسلامی ممالک کو دبائے ہوئے ہیں۔ بلکہ بہت حد تک ان کی اسلام دشمنی اسکی ذمہ دار ہے۔

پھر کیا یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ فاتح کو مفتوح کیا جائے۔ اور جن وجوہات سے ان کو اسلام سے دشمنی ہے۔ ان وجوہات کو دور کیا جائے سوائے اس کے کہ ہم مغربی ممالک میں وسیع پیمانہ پر تبلیغ کا کام شروع کر دیں۔ اور کس طرح ایسا ممکن ہے؟

کتاب "سنسار دادھارمک اتہاس" پر سرسری نظر

(۲)

(از ۔ عباد اللہ صاحب گیانی امرتسری)

گیانی پرتاپ سنگھ جی مہیت جتھیدار اکال تخت امرتسر نے اپنی کتاب "سنسار دادھارمک اتہاس" میں حضرت بابا نانک صاحب کی تعلیم کا خلاصہ پیش کرنے میں بھی سخت ٹھوکریں کھائی ہیں۔ آپ نے اس کتاب کے صفحہ ۱۹۷ پر حضرت بابا نانک صاحب کے عقائد کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"مذہب یا نسل کی بناء پر کوئی چھوٹا یا بڑا نہیں نہ کوئی ہندو نہ کوئی مسلمان ۔ یکساں انسان ہیں"

اس کے علاوہ اس کتاب کے صفحہ ۱۹۸ پر بابا نانک صاحب کے سفر مکہ کا ذکر کرتے ہوئے گیانی صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ:۔

"جب حاجیوں اور گورو بابے کی مباحثہ ہوئی تو حاجیوں نے کہا۔ بتاؤ ہندو اچھے ہیں یا مسلمان ۔ گورو جی نے کہا۔ جس کے عمل اچھے ہیں ۔ وہ انسان اچھا ہے"

(ترجمہ از گورمکھی)

ان دونوں حوالہ جات کا خلاصہ یہ ہے ۔ کہ گیانی پرتاپ سنگھ کے نزدیک باباصاحب ہندوؤں اور مسلمانوں کو مذہبی لحاظ سے یکساں خیال کرتے تھے ۔ نیز باباصاحب کے عقائد میں کسی بھی شخص کو مذہبی لحاظ سے کوئی فوقیت یا برتری حاصل نہ تھی ۔ جہاں تک باباصاحب کے اپنے کلام کا تعلق ہے ۔ اس سے گیانی صاحب کے پیش کردہ اس نظریہ کی تائید نہیں ہوتی ۔ یہ بات صحیح ہے کہ باباصاحب موصوف ایک ہندو خاندان میں پیدا ہونے کے باوجود ہندوانہ عقائد اور رسومات سے بہت بیزار تھے ۔ اور ہندو شاستروں کی بیان کردہ ورن فلاسفی کے بالکل الٹ آپ نسلی اعتبار سے کسی کو بڑا یا چھوٹا خیال نہ کرتے تھے ۔ اور یہ ایک حقیقت ہے ۔ کہ یہ بابا صاحب پر اسلام کی تعلیم کا اثر تھا ۔ کیونکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے ۔ جس نے نسلی برتری کے خلاف آواز بلند کی ۔ اور اس کا قلع قمع کرکے رکھ دیا ۔ اور بڑائی یا چھوٹائی کے لئے "ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم" کا معیار پیش کیا ۔ باباصاحب موصوف نے ہندوؤں میں پیدا ہونے کے باوجود نسلی برتری کے خلاف جس قدر بھی جہاد کیا ۔ وہ سب کا سب اسلامی اصولوں کے زیر اثر تھا ۔ چنانچہ آج ہر محقق اور سمجھدار اس بات کا اقرار کر رہا ہے ۔ کہ بابا نانک صاحب موصوف پر اسلام کی تعلیم کا خاص اثر تھا ۔ اور آپ اسلامی عقائد کو اپنائے تھے ۔ چنانچہ گوردوارہ ٹریبونل کے ایک فاضل جج نے اپنے ایک فیصلہ میں اس امر کا اقرار کیا تھا کہ

"بابا نانک صاحب نے اپنے مخصوص عقائد اسلام سے اخذ کئے تھے"

(ترجمہ از گورمکھی اداسی سکھ نہیں صفحہ ۲۳)

لیکن اس کے باوجود بابا نانک صاحب نے کلام میں کسی ایک جگہ بھی مذہبی برتری اور فوقیت کا انکار نہیں کیا ۔ اور نہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو مذہبی لحاظ سے یکساں تسلیم کیا ہے ۔ ہر مذہب چند مخصوص عقائد کو پیش کرتا ہے ۔ اور ان عقائد کا اچھا یا برا ہونا اس مذہب کی برتری اور فوقیت ثابت کرتا ہے ۔ ایک ایسا مذہب جس کا خدا کے متعلق یہ تصور ہو کہ وہ انسانوں ۔ حیوانوں ۔ اور درندوں کی شکل میں اوتار دھارن کرتا ہے ۔ نیز وہ روح مادہ کا خالق بھی نہیں ہے ۔ اس مذہب کے برابر کیونکر ہو سکتا ہے جس میں خدا کا یہ تصور ہے ۔ کہ وہ لم یلد ولم یولد ہے ۔ نیز اسے انسانوں ۔ حیوانوں اور درندوں کی شکل میں جنم لینے یا اوتار دھارن کرنے کی کوئی حاجت نہیں ۔ اور وہ قادر مطلق ہے ۔ اور روح مادہ کا بھی خالق ہے ۔ کوئی عقلمند انسان اس قسم کے عقائد کے پیش نظر سب مذاہب کو یکساں قرار نہیں دے سکتا اور نہ ان کے ماننے والوں کو ہی ایک جیسا خیال کر سکتا ہے ۔ گیانی پرتاپ سنگھ نے تو یہ لکھا ہے ۔ کہ جناب باباصاحب ہندوؤں اور مسلمانوں کو مذہبی لحاظ سے یکساں خیال کرتے تھے ۔ لیکن باباصاحب کی بانی سے واقف کار جانتے ہیں ۔ کہ یہ بات بالکل غلط ہے ۔

حضرت بابا نانک صاحب نے باوجود ہندو گھرانے میں پیدا ہونے کے ہندوؤں کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ وہ یہ ہیں ۔

ہندو مولے بھالے اکھوٹی جا ہیں
نارد کہیا سے پوج کرا ہیں!
اندھے گونگے اندھ اندھار
پاتھر لے پوجیں مگدھ گوار
او ہے جب آپ ڈوبے تم کہاں ترنہار

(محلہ ا صفحہ ۵۵۶)

یعنی ہندو ابتدا سے ہی گمراہ ہیں ۔ اور شیطان کے کہنے پر چل رہے ہیں ۔ اندھے ہیں ۔ گونگے ہیں ۔ اور ظلمت میں پھنسے ہوئے ہیں ۔ بے وقوف بتوں کی پرستش کر رہے ہیں ۔ اتنا خیال نہیں کرتے جو خود ڈوب جاتے ہیں ۔ وہ دوسروں کو کنارے لگانے کا کیونکر موجب بن سکتے ہیں ۔ ایک اور مقام پر جناب بابا صاحب نے اپنی ہندو قوم کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

مایا موہے سگل جگ چھایا
کامنی دیکھ کامی لوبھایا
ست کنچن سیوں ہیت ودھایا
سب کچھ اپنا اک رام پرایا

(پربھاتی محلہ ا صفحہ ۱۳۴۲)

یعنی یہ لوگ دنیا کی حرص میں مبتلا ہیں ۔ اور بدکاریوں میں مصروف ہیں ۔ ان کے دلوں میں اولاد اور مال کی محبت موجزن ہے ۔ یہ دنیا کی ہر ایک چیز کو اپنا سمجھتے ہیں اور اگر ان کے نزدیک کوئی پرانی چیز ہے تو وہ خدا ہے

گورو گرنتھ صاحب میں ایک اور مقام پر ہندوؤں کی فطرت بیان کرتے ہوئے حضرت بابا نانک صاحب نے فرمایا ہے:۔

ستھے ٹکا تیڑ دھوتی ککھائی ÷ ہتھ چھری جگت قصائی

(محلہ ا صفحہ ۴۷۲)

یعنی ماتھے پر ٹیکہ لگایا ہوا ہے ۔ اور لنگوٹا والی دھوتی کمر میں باندھی ہوئی ہے ۔ یعنی دیکھنے میں بہت دھرماتما معلوم ہوتے ہیں ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے ہاتھ میں چھری ہے ۔ اور دنیا کو ذبح کرنے کے منصوبے کرتے رہتے ہیں

حضرت بابا نانک صاحب کے اس شبد کی تشریح میں سکھوں کے پانچویں گورو ارجن صاحب نے فرمایا ہے:۔

دھوتی کھول وچھائے ہیٹھ
گردھپ وانگوں لاہے پیٹ
بن کرتوتی مکت نہ پائیے
مکت پدارتھ نام دھیائیے
پوجا تلک کرت اشنانا
چھری کاڈھ لیوے ہتھ دانا
بید پڑھے مکھ میٹھی بانی
جیاں کہت نہ سنگے پرانی
نانک جس کرپا دھارے
ہردا شدھ برھم بیچارے

(گوڑھی محلہ ۵ صفحہ ۲۰۱)

اس شبد میں بھی یہی بیان کیا گیا ہے کہ ہندو بظاہر دیکھنے میں نیک اور بھگت معلوم ہوتے ہیں ۔ منہ سے وید کی پاٹھ کرتے ہیں ۔ اور اہنسا پرمو دھرما کے نعرے لگاتے ہیں ۔ لیکن انسانوں کو قتل کرنے سے نہیں شرماتے حضرت بابا نانک صاحب نے ہندوؤں کی اس حالت کے پیش نظر یہاں تک فرمادیا ہے کہ:۔

ایسے عمل ہندو کے دیکھے ÷ مت کو ہندو نام کہائے

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۱۵)

لیکن اس کے برعکس مسلمانوں کے متعلق باباجی کے جو خیالات تھے وہ بھی ظاہر ہیں ۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:۔

مسلمان کہاون مشکل جاں ہوئے تاں مسلمان کہاوے
اول اول دین کر مٹھا مشکل مانا مال مساوے
ہوئے مسلم دین مہانے مرن جیون کا بھرم چکاوے
رب کی رضائے منے سر اوپر کرتا منے آپ گواوے
تو نانک سرب جیہاں مہرمت ہوئے تاں مسلمان کہاوے

(محلہ ا صفحہ ۱۴۱)

یعنی مسلمان کہلانا بہت مشکل ہے ۔ لیکن جہاں تک ہو سکے مسلمان کہلاؤ ۔ وہ سب سے پہلے اولیاء کا دین میٹھا کرکے مانتا ہے ۔ اور اپنی محنت کی کمائی خدا کی راہ میں لٹا دیتا ہے ۔ مسلمان دین کے ملاح ہیں ۔ اور مرن جیون کا بھرم اٹھا دیتے ہیں ۔ خدا کی رضاء کے سامنے اپنا سر جھکا دیتے ہیں ۔ اور خدا کو خالق مالک تسلیم کرکے خودی کو بھول جاتے ہیں ۔ تب اے نانک وہ تمام مخلوق کے ہمدرد اور خیر خواہ بن کر مسلمان کہلاتے ہیں ۔

ایک اور مقام میں آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

مسلمان صفت شریعت ÷ پڑھ پڑھ کریں وچار

(محلہ ا صفحہ ۴۶۵)

یعنی ۔ مسلمان شریعت کے پابند ہوتے ہیں ۔ اور پڑھ کر غور و فکر سے کام لیتے ہیں ۔

اس کے علاوہ جنم ساکھی ولائیت والی میں باباصاحب کا حسب ذیل ارشاد بھی موجود ہے:۔

مسلمان مسانے آپ
صدق صبوری کلمہ پاک
کھڑی نہ چھیڑے پڑی نہ چلائے
سو مسلمان بہشت کو جائے

(جنم ساکھی ولائیت والی صفحہ ۳۹)

باباصاحب نے اپنے ان مقدس اقوال میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ وہ بالکل واضح ہیں ۔ ہندوؤں کے متعلق جناب باباصاحب نے یہاں تک بیان فرمایا ہے ۔ کہ "مت کو ہندو نام کہاوے" حالانکہ باباصاحب کی پیدائش ہندوؤں میں ہی ہوئی تھی ۔ اور مسلمانوں کے حق میں آپ کا ارشاد ہے ۔

"جاں ہوئے تاں مسلمان کہائے"

یعنی جہاں تک ہو سکے مسلمان کہاؤ ۔ ان اقوال کی موجودگی میں اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے ۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب ہندوؤں اور مسلمانوں کو مذہبی لحاظ سے یکساں خیال کرتے تھے ۔ تو اس کے متعلق یہی کہا جائے گا ۔ کہ اس نے باباصاحب کے کلام کا سرسری نظر سے بھی مطالعہ نہیں کیا ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ گیانی پرتاپ سنگھ صاحب نے بابا نانک صاحب کی طرف ایک ایسی بات منسوب کی ہے جو ان کی بانی کے سراسر خلاف ہے ۔ اور خود گیانی پرتاپ سنگھ صاحب بھی مذہبی برتری اور فوقیت کے قائل ہیں چنانچہ آپ بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے سکھ مذہب کو باقی تمام مذاہب سے برتر اور اعلیٰ خیال کرتے ہیں ۔ اگر گیانی صاحب کا یہ قول صحیح ہے ۔ کہ بابا نانک صاحب مذہبی برتری کے قائل نہ تھے ۔ تو کیا اس صورت میں گیانی صاحب سکھ مذہب کو باقی مذاہب سے برتر خیال کرکے اپنے مسلمات کی بناء پر ہی باباصاحب کی تکذیب نہیں کر رہے؟

گیانی صاحب نے یہ بات بھی عجیب بیان کی ہے کہ بابا نانک صاحب نے مکہ شریف میں حاجیوں کے جواب میں فرمایا تھا کہ نہ ہندو اچھے ہیں اور نہ مسلمان بلکہ جن کے عمل اچھے ہیں ۔ وہ انسان اچھے ہیں ۔ گیانی صاحب کو شائد یہ معلوم نہیں ۔ کہ اعمال عقائد کے تابع ہوتے ہیں اگر عقائد صحیح ہوں تو اعمال بھی ٹھیک ہوتے ہیں ۔ لیکن اگر عقائد میں گڑبڑ ہو ۔ تو اعمال کسی صورت میں بھی ٹھیک نہیں رہتے وہ بھی بگڑ جاتے ہیں ۔ محض اعمال کوئی چیز نہیں جب تک ان کے پیچھے صحیح عقائد اور جذبات نہ کام کر رہے ہوں ۔ مذہب اعمال پر مقدم ہے ۔ حضرت بابا نانک صاحب ایسا مقدس انسان اس قسم کی غلطی نہیں کر سکتا تھا ۔ کہ مذہب کو نظر انداز کرکے محض اعمال پر ہی برتری اور کمتری کا انحصار رکھتا ۔ کیونکہ اعمال کا صحیح معیار مذہب قائم کرتا ہے ۔ اس اصل کو خود حضرت بابا نانک صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے ۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:۔

"نام بناں کیسے آچار"

(پربھاتی محلہ ا صفحہ ۱۳۳۰)

یعنی اگر خدا کو چھوڑ دیا جائے تو پھر اعمال کا کوئی معیار نہیں رہتا۔ اس صورت میں کون کہہ سکتا ہے کہ بابا نانک کے نزدیک صحیح عقائد کوئی چیز نہ تھے بلکہ وہ سب کچھ اعمال پر ہی منحصر خیال کرتے تھے۔

اس کے علاوہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ:۔

دن بسیار بورے دیوانے دن بسیار بو لے
پیٹ بھر بو پشو آ جیوں مو بکو منکھ جنم ہے ہارو رے
سادھ سنگت کیہو نہیں کینی جیو دھند ھے جھوٹھ
سوان۔ سوکر۔ بائس جیوں بھٹکت جایو اُٹھ۔
(مارو نمبر صفحہ ۱۰۵۱)

یعنی جو لوگ مذہب اور صحیح عقائد کو نظر انداز کر دیتے ہیں وہ دیوانے ہیں اور وہ حیوانوں کی طرح اپنا پیٹ بھرتے ہیں اور پھر مر کر اپنی زندگی ضائع کر رہے ہیں وہ نیک لوگوں کی معیت بھی نہیں کرتے اور جھوٹے دھندوں میں ہی مشغول رہتے ہیں۔ وہ کتوں، سوروں اور کووں کی مانند بھٹکتے پھرتے ہیں اور اسی طرح ان کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد سے بھی واضح ہوتا ہے کہ اول چیز اعمال نہیں بلکہ مذہب ہے اور مذہب کو نظر انداز کر دینے والے حیوانوں کی مانند ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ مذہب اعمال کا معیار قائم کرتا ہے۔

سکھ لٹریچر سے اس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ جہاں حضرت بابا نانک صاحبؒ نے ہندو مذہب کے ایک ایک عقیدہ کو غلط قرار دیا ہے اور اسلام کے ہر چھوٹے بڑے عقیدہ کو سراہا ہے وہاں آپ مسلمانوں کی اعمال کے لحاظ سے بھی برتری اور فوقیت کے بھی قائل تھے۔ چنانچہ جنم ساکھی بھائی بالا میں آپ کا یہ ارشاد بھی موجود ہے کہ:۔

عمل ہندو واں کا ہٹ گیا
دو ... سکتے مسلمان۔

یعنی ہندو عملی لحاظ سے بھی مسلمانوں کے پیچھے رہ گئے ان بانوں کی موجودگی میں گیانی پرتاپ سنگھ کا یہ کہنا کہ بابا نانک صاحب مذہبی فوقیت کے قائل نہ تھے حقیقت کے سراسر خلاف ہے۔ بابا صاحب کا اپنا کلام شاہد ہے کہ آپ مذہبی برتری کے قائل تھے۔ اور اسلام کو تمام مذاہب سے اعلےٰ خیال کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اسلام کے عقائد کو اپنایا اور پھر ان کا پرچار کیا ہے اس کے علاوہ آپ مسلمانوں کو مذہبی لحاظ سے بھی اور عمل کے لحاظ سے بھی ہندوؤں سے بالا اور برتر خیال کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے دوستانہ تعلقات ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں سے بہت زیادہ تھے۔ چنانچہ ایک مشہور ودوان ایل دراسوامی نے حضرت بابا نانک صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ گورو نانک صاحب کا مذہب ملاپ اور ایکتا کا مذہب تھا۔ اس لئے انہوں نے اسلام کی تعلیم میں وہ کچھ دیکھا جو دوسرے ہندوؤں میں بہت کم نظر آتا تھا۔ گورو صاحب کے مسلمانوں سے تعلقات قائم کرنے میں لذت محسوس ہوتی تھی۔ شیخ فرید ثانی دس سال

تک گورو صاحب کے ساتھ مل کر لوگوں کو اللہ کا راہ بتاتا رہا۔ کئی مقامات کے ہندوؤں نے گورو صاحب کے مسلمانوں کے ساتھ ان گہرے تعلقات کو ناپسند بھی کیا۔ لیکن اس ایکتا کے اوتار نے اس کی ذرہ بھر پرواہ نہ کی"۔

(ترجمہ از موجی اخبار امرتسر گورمکھی ۱۸ جنوری ۱۹۳۷ء)

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت بابا نانک کے تعلقات مسلمان صوفیا سے بہت گہرے اور دوستانہ تھے اور آپ ہمیشہ مسلمانوں کو ہندوؤں پر ترجیح دیتے تھے۔ نیز ہندوؤں سے تعلقات قائم کرنے میں خسارہ خیال کرتے تھے۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں آپ کا یہ ارشاد بھی موجود ہے۔

نال کراڑاں دوستی کوڑے کوڑی پا ... (سلوک محلہ ۱۴۱۲)

یعنی ہندوؤں سے دوستی کوڑی (جھوٹی ہے) اور اس کے نتیجہ میں کوڑ (جھوٹ) ہی پلے پڑے گا یعنی ہندوؤں سے تعلقات قائم کرنے میں خسارہ ہی خسارہ ہے۔ (باقی)

سنوسیوں کی جدوجہد آزادی کی پچاس سالہ داستان

(گارڈ واٹر فیلڈ کے قلم سے)

لنڈن میں امیر سنوسی اور حکومت برطانیہ کے درمیان اس مسئلے پر بات چیت ہو رہی ہے کہ سرنائیکا میں ایک ایسی حکومت تشکیل کی جائے جو تمام اندرونی معاملات کی ذمہ دار ہو۔ امیر سنوسی کو سرنائیکا کے عوام کا منتخب نمائندہ اور آنے والی حکومت کا سربراہ تسلیم کیا جا چکا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پچاس سال کی تلخ جدوجہد کے بعد سنوسی قبیلے کا اقتدار پھر سے قائم ہو رہا ہے۔

سنوسی فرقے کی بنا ۱۸۳۷ء میں سید احمد ادریس نے عرب میں رکھی اور انہیں سنوسی اعظم کے نام سے پکارا جانے لگا۔ ۱۸۴۳ء میں انہوں نے سرنائیکا میں اپنا نظام قائم کیا جو قاہرہ کی الازہر یونیورسٹی کے بعد افریقہ میں اسلام کا اہم ترین ثقافتی مرکز سمجھا جاتا تھا۔ یہ ایک دینی تنظیم کی حیثیت سے شروع ہوا۔ اور سیاسی حالات کے تقاضوں نے اسے سیاسی بنا دیا اور یہ جماعت بدوؤں کی اس جدوجہد میں ممد و معاون ثابت ہوئی جس کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے مذہب اور اپنے طریق زندگی پر چلیں۔

جب سنوسی ترکوں کے اتحادی تھے تو ۱۹۱۱ء اور ۱۹۱۷ء کے درمیان انہوں نے اٹلی کے خلاف دو جنگیں لڑیں۔ ۱۹۲۳ء سے ۱۹۳۲ء تک چھاپہ مار لڑائی جاری رکھی۔ موجودہ قائد سید محمد ادریس جو اس وقت لنڈن میں ہیں اور جنگی رہنما سے کہیں زیادہ ایک مذہبی پیشوا کی حیثیت رکھتے ہیں سنوسی فرقے کے بانی کے پوتے ہیں۔ آپ ایک عالم ہیں اور سیاسی انداز کی شخصیت کے مالک ہیں۔ وہ ۱۹۲۲ء سے ۱۹۴۳ء تک جلاوطن رہے۔ اس لئے بہت سے لوگ ان کے ماضی کے کارناموں کو بھول چکے ہیں۔

اٹلی کے خلاف لڑائیاں

آپ کو ایک ایسے سیاسی رہنما کی شہرت حاصل ہے جس کی بات پر یقین کیا جا سکتا ہے اور اہم بات یہ تھی کہ سنوسیوں کا مذہبی فرقہ اب ایک سیاسی طاقت بن چکا تھا۔ اطالوی مورخ نے ۱۸۵۹ء میں بانی کی موت پر لکھا: سنوسیوں کا نظام ایک خالص مذہبی نظام کی حیثیت نہیں رکھتا تھا لیکن اس سے بہت ملتا جلتا تھا یہی وجہ ہے کہ سید ادریس نہ صرف ایک دینی نظام بلکہ ایک سیاسی نظام کے بھی رہنما سمجھے جانے لگے۔

یہ سنوسی فرقہ ہی تھا جس کے مبلغ شیوخ سارے شمالی افریقہ میں پھیل گئے اور قبائلی بدوؤں کو متحد کر دیا اور سرنائیکا میں اٹلی کے خلاف دو جنگوں سے پیدا شدہ سیاسی جوش و خروش نے سنوسی رہنماؤں کو ایک نئی قوم پرست تحریک کی قیادت دے دی۔ پہلی عالمگیر جنگ سے پہلے بھی ایک سنوسی حکومت کی بات چیت ہو رہی تھی۔ اور ۱۹۱۸ء میں ترکوں نے عرب جمہوریہ بھی قائم کر دی۔ لیکن اس وقت بدو قبائلیوں میں ہم آہنگی موجود نہیں تھی۔ ۱۹۱۹ء میں اٹلی کی حکومت نے لیبیا کے عربوں کو ایک آئین اور ایک پارلیمنٹ دی اگلے سال سید ادریس کو امیر کا خطاب استعمال کرنے کی اجازت دیتے ہوئے اسے اندرونی علاقہ کا خود مختار نظم و نسق سونپ دیا۔ جس میں جغبوب۔ کفرا، اور جالو شامل تھے۔ اور حکومت کا مرکز قرار پایا۔

اس کا مطلب یہ تھا کہ سرنائیکا میں دو نظم و نسق موجود ہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ اٹلی والوں کو یہ احساس ہو گیا کہ سرنائیکا کے طول و عرض میں بلکہ اس سے باہر بھی تمام بدو اٹلی کے نہیں ادریس کے وفادار ہیں۔ مسولینی اور فاشزم کی آمد سے ۱۹۱۹ء کا فراخدلانہ اعلان منسوخ ہو گیا۔ بدوؤں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا گیا۔ اور ۱۹۲۹ء میں لیبیا کو اٹلی کی سلطنت میں شامل کر دیا گیا۔

یہ صرف سرنائیکا کے بدو ہی نہیں تھے جنہوں نے سنوسی کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنے اختلافات ختم کر دیئے بلکہ طرابلس کے لوگوں نے اپنی مخالفت کے باوجود تعاون کا فیصلہ کیا۔ ۱۹۲۲ء میں ایک بہت بڑے قبائلی اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ طرابلس کی امارت بھی ادریس کو پیش کر دی جائے۔ اس سے سید ادریس کی پوزیشن خراب ہو گئی۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اٹلی والے کھلی جنگ کی تیاری کر رہے ہیں اس پر سید ادریس مصر چلے گئے اور بیس سال وہیں رہے۔ آپ کا بھائی پیچھے جدوجہد کو جاری رکھتا رہا۔ اس طویل جدوجہد کی سب سے بڑی شخصیت ناقابل فتح عمر المختار شہید کی ہے۔ جس نے ساٹھ کی عمر میں آٹھ سال تک گوریلا جنگ جاری رکھی۔ آخر گرفتار ہوا اور گورزیانی نے اسے پھانسی دے دی۔

ان تلخ سالوں میں سرنائیکا کی آبادی نصف رہ گئی۔ اور ان کے مویشی مر کھپ گئے۔ لیکن اس کے باوجود ان کے سینوں میں آزادی کے شعلے فروزاں رہے۔ گرزیانی بھی یہ شکایت کرنے پر مجبور ہو گیا۔ کہ ان بدوؤں کو آزادی سے عجیب محبت ہے۔ سید ادریس مصر ہی میں منتظر بیٹھا تھا۔ کہ ۱۹۳۹ء میں جنگ چھڑی اور اسکندریہ میں سنوسیوں کا اجتماع ہوا جس میں انہوں نے برطانیہ کو اپنی خدمات پیش کر دیں۔

لیبیا کی عرب فورس زیادہ تر سنوسی جلاوطنوں سے بھرتی کی گئی۔ اور اس نے اپنے جھنڈے تلے لڑائی کی جنوری ۱۹۴۲ء میں مسٹر ایڈن نے دارالعوام میں انہیں خراج تحسین ادا کیا۔ اور وزیر خارجہ کی حیثیت سے یہ اعلان کیا۔ کہ سنوسیوں کو کبھی اطالیہ کی غلامی میں نہیں جانے دیا جائے گا۔ ۱۹۴۴ء میں سید ادریس السنوسی سرنائیکا آئے۔ تو ان کا شاندار خیر مقدم ہوا۔ لنڈن سے واپسی پر سید ادریس سرنائیکا کی نئی حکومت کے سربراہ ہوں گے۔

لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن کے زیر اہتمام درس القرآن

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ماہ رمضان میں لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن کی طرف سے باقاعدہ سوا سپارہ سے ڈیڑھ سپارہ روزانہ ۸ بجے سے دس گیارہ بجے تک درس القرآن و حدیث جاری رہا۔ درس کے بعد روزانہ حضرت اقدس کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے نیز سب خاندان اور احمدیت و اسلام کی ترقی قادیان کی بحالی اور درویشوں کے لئے بھی دعا ہوتی رہی۔

ستائیسویں روزے مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے آخری ربع کا پر معارف درس دیا۔ اس کے بعد لمبی دعا کرائی گئی جزاہ اللہ خیراً۔ بعد میں شرینی بھی تقسیم ہوئی۔ درس میں حاضری کافی ہوتی رہی غیر احمدی خواتین بھی تشریف لاتی رہیں۔ دعا کے دن بھی موجود تھیں ایک بہن نے چندہ بھی دیا۔ شرینی سے بچی ہوئی رقم سے ۳ ماہ کے لئے بطور تبلیغ الفضل جاری کرایا گیا۔ صدر صاحبہ عزیزہ رضیہ بیگم نے درس جاری رکھنے میں بہت محنت اور باقاعدگی سے کوشش کی ۲۷ دن روزانہ حاضر رہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ ان کی اپنی صحت خراب رہتی ہے۔ نیز ان کے ماموں ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحب اچانک کاربنکل آنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے ہیں۔ میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب درد دل سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نیز ایک معزز غیر احمدی خاتون بیمار ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے لئے دعا کروانے کی درخواست کی ہے احباب زیر تبلیغ بہنوں کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

خاکسار:۔ حیات بیگم اہلیہ مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری منتظمہ درس القرآن

مسیح موعودؑ کے موعود فرزند کا حدیث میں ذکر

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل سابق مبلغ سیرالیون

حال ہی میں الفضل کی ایک اشاعت میں حضرت اقدس مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شان میں اس عاجز کی ایک عربی نظم شائع ہوئی تھی جس کے بعض اشعار کے مضمون پر گوجرانوالہ کے ایک دوست نے ایک اعتراض کیا ہے کہ ان کے نزدیک میں نے مندرجہ ذیل دو اشعار میں غلط بیانی کی ہے ؎

لقد جاء ذکرک فی حدیث محمد
وفی الصحف الاولی التی للاوائل
وفی وحی احمد انک نازل
بفضل ونور ساطع غیر زائل

وہ لکھتے ہیں کہ ان کو بتایا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کونسی حدیث میں مصلح موعود کا ذکر آتا ہے نیز خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس امر کا علم کیوں نہ ہو سکا۔ پھر لکھتے ہیں ثابت نہ کرنے کی صورت میں یہ واضح ہو جائے گا کہ آپ کا قصیدہ قرآن مجید اور حدیث کے خلاف ہے

جواب

گو فی ذاتہ یہ اعتراض ایسا ہے کہ اس کا جواب تفصیلاً ہمارے رسالوں اور اخبارات میں متعدد بار آ چکا ہے اور اس پر روشنی ڈالی جا چکی ہے تاہم معترض صاحب اور ان کے ہم خیال احباب کی تسلی کے لئے مختصراً عرض ہے کہ احادیث صحیحہ متواترہ میں صریح طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مسیح موعود آئے گا تو "یتزوج ویولد لہ" (بخاری باب نزول عیسٰے) وہ شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی دنیا میں ابتدائے عالم سے شادیاں ہوتی آئی ہیں اور پھر اولاد بھی ہوتی ہے اس لحاظ سے ان دو امور کا مسیح موعودؑ کے نزول کی پیشگوئی میں بطور نشان کے ذکر آنا بے معنی ہو جاتا ہے۔ سو ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس شادی سے مراد خاص شادی اور یولد لہ سے خاص فرزند مراد ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے خاص اشارے اور حکمت کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ خاص شادی بھی ہوئی اور خاص فرزند ارجمند بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی حضور میں واضح طور پر پوری ہوئی۔

اس امر کا فیصلہ کہ وہ فرزند سیدنا مولانا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرما دیا ہے۔ حضور اقدس حدیث یتزوج ویولد لہ کے ضمن میں فرماتے ہیں

"وقد اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسیح الموعود یتزوج ویولد لہ ففی هذا اشارۃ الی ان اللہ یعطیہ ولداً صالحاً یشابہ اباہ ولا یاباہ ویکون من عباد اللہ المکرمین والسر فی ذالک ان اللہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین" (التبلیغ عربی) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں خبر دی ہے کہ مسیح موعود شادی کریگا اور اسکے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اسمیں اسطرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعودؑ کو ایک صالح فرزند عطا کرے گا جو اپنے باپ کا مثیل ہوگا اور ہر امر میں اس کے نقش قدم پر چلے گا اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔ اور اس خبر میں یہ حکمت مخفیہ مضمر ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اولیاء کو کسی اولاد کی پیدائش کی خبر تبھی دیتا ہے جبکہ اس اولاد کا نیک ہونا مقدر ہو۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اشعار میں بھی فرماتے ہیں۔ ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

پس ان حوالوں سے بالکل ظاہر ہے کہ حدیث "یتزوج ویولد لہ" میں مسیح موعودؑ کی خاص شادی اور اس کے خاص فرزند ارجمند کی پیشگوئی ہے نیز یہ بھی غلط ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کا علم نہ ہو سکا۔ کیونکہ حضور نے اوپر اس حدیث کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ولد صالح کا ذکر فرمایا ہے اور پھر اپنے اشعار میں اس کی تخصیص بھی کر دی کہ وہ فرزند حضور کے موجودہ بیٹوں میں سے ہے رہا یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی مبارک میں اس ولد صالح اور مصلح موعود کا ذکر کہاں ہے سو یاد رہے کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی پیدائش سے کئی سال پہلے قریباً قریباً انہیں الفاظ میں حضور کو خبر دی گئی۔ جو کہ میرے دوسرے شعر میں ہیں اور یہ امر ہر اس شخص سے مخفی نہیں جو حضور کے الہامات و کتب سے ادنیٰ واقفیت بھی رکھتا ہے۔

"گذشتہ چند مہینوں میں مسلم خواتین میں جو انقلاب ہوا وہ ہزار سال میں بھی نہ ہوتا۔ افسوسناک خونریزی اور تباہ کن بربادی کا مقابلہ ہمارے قابو سے باہر تھا مگر دوربین نظروں سے دیکھا جائے تو یہ زحمت ہمارے لئے ایک رحمت ثابت ہوگی۔ ہماری خواتین میں یکایک بیداری کی ایک لہر دوڑ گئی ہے"

(بیگم لیاقت علیخاں کا ایک غیر ملکی نامہ نگار خاتون انس ڈیلو جو کنا ڈا کے اخبار "اسٹار" مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا)

اقوال وافکار

"جس طرح اتاترک اور قائداعظم کا تقابل کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ترکی اور پاکستان کی جدوجہد آزادی کا بھی تقابل کیا جا سکتا ہے۔ ہر دو ممالک ایک ہی راستہ پہ چلے اور اتفاق دیکھئے کہ پاکستان نے جمہوریہ ترکی کے حصول آزادی سے ۲۵ سال بعد آزادی حاصل کی"

(ہز ایکسی لنسی میاں بشیر احمد سفیر پاکستان متعینہ ترکی انقرہ کی پریس کانفرنس میں تقریر)

"کروڑ مسلمانوں کو باعزت زندگی گزارنے کے قابل بنانے کے لئے پاکستان کا قائم ہونا ضروری تھا۔ اگر پاکستان قائم نہ ہوتا تو یہ مسلمان فنا ہو جاتے۔

(کرنل اسکندر مرزا، سیکرٹری وزارت دفاع ۔ یکم جولائی کو واشنگٹن میں لنچ کے موقعہ پر تقریر)

"پاکستان کو اپنے بچت والے بجٹ اور موافق توازن تجارت پر فخر ہے وہ یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ اس کی نرم درآمدی پالیسی کی وجہ سے افراط زر اور عام استعمالی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ قطعاً رک گیا

(رابرٹ ٹرمبل مراسلہ نگار نیو یارک ٹائمز نیو یارک ٹائمز کی ۷ رمئی ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں)

پاکستان اور ترکی دو اسلامی ممالک ہیں جنہیں مشرق وسطی میں اہم ترین حیثیت حاصل ہے۔ اپنی تاریخی اور جغرافیائی حیثیت کی وجہ سے ترکی اور پاکستان مشرق اور مغرب کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کر کے امن عالم کے قیام میں بہت بڑی حد تک مدد دے سکتے ہیں۔

(ہز ایکسی لنسی میاں بشیر احمد سفیر پاکستان متعینہ ترکی۔ انقرہ کی پریس کانفرنس میں تقریر)

یہ دونوں ملک (پاکستان اور فلپائن) ایشیا میں ترقی کی منازل سا تھ ساتھ طے کر رہے ہیں اور ایشیا کے باشندوں کی زندگی اور وقار کا معیار بلند کرنے میں دونوں پورا پورا حصہ لینے کا عزم رکھتے ہیں۔ اسلئے دونوں کی یہ تمنا ہونی چاہیئے کہ تہذیب و ثقافت کا اہم سرچشمہ ہونے کی حیثیت سے ایشیا کو اپنا سابق بلند مرتبہ پھر مل جائے۔

(فلپائن کے ہوائی وفد کے رئیس مسٹر لوکس وی مڈمبا - ۱۶ جولائی کو ہوائی معاہدہ کے موقعہ پر تقریر)

"پاکستان ایک عظیم اور جمہوری ملک ہے۔ وہاں اقلیتوں سے کامل مساوات کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ وہاں کے مسلمان غیر مسلم اقلیتوں سے فیاضانہ برتاؤ کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ بات اسلام کی عظیم تعلیمات میں شامل ہے

(ہز ایکسی لنسی میاں بشیر احمد۔ سفیر پاکستان متعینہ ترکی انقرہ میں پریس کانفرنس میں تقریر)

"ہمیں ملک گیری کی کوئی ہوس نہیں اور ہمارے جرنلوں کی طرح ہمارے سپاہیوں کو اسکے سوا کوئی خواہش نہیں کہ اپنے ملک کی حفاظت کریں اور یہ ہر شہری کا اولین فرض ہے"

(کرنل اسکندر مرزا، سیکرٹری وزارت دفاع پاکستان یکم جولائی کو واشنگٹن میں ایک لنچ میں تقریر)

آج جیسا کہ وزیر اعظم پاکستان بجا طور پر دعوےٰ کر سکتے ہیں، پاکستان کا نظم ونسق کامیابی سے چل رہا ہے، اور سال بھر پہلے کی توقعات کے بہ نسبت اسکی حیثیت زیادہ مستحکم ہے۔

(ڈیلی ٹیلیگراف مورخہ ۳۰ راپریل ۱۹۴۹ء)

آپ پاکستان کو جس جرأت، بلند حوصلگی اور عزم سے تعمیر کر رہے ہیں ہم اسے انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آپ سے جو صفات ظاہر ہوئیں وہ ہر ملک اور ہر قوم میں قدر و منزلت کی نظر سے دیکھی جائینگی دو سال کی مدت میں آپ نے حیرت انگیز کامیابی حاصل کی ہے۔

(فلپائن کے ہوائی وفد کے رئیس مسٹر لوکس دی مڈمبا ۱۷ رجولائی کو ڈنر کے موقعہ پر تقریر)

ہمیں امید ہے کہ جس طرح آپ کے آباؤ اجداد نے عہد قدیم میں وادی سندھ کو تہذیب عالم کا سرچشمہ اور مرکز بنا دیا تھا۔ اسی طرح آپ جو ان کے سچے جانشین ہیں۔ پھر پاکستان کو تہذیب عالم کا علمبردار بنا دیں گے (فلپائن کے ہوائی وفد کے رئیس مسٹر لوکس مڈمبا ۱۷ جولائی کو ڈنر کے موقعہ پر تقریر)

"یہ معجزہ سے کم نہیں کہ پاکستان نے اسقدر تیزی سے موجودہ انتظامی اور اقتصادی استحکام حاصل کر لیا"

(ڈیلی ٹیلیگراف مورخہ ۳۰ راپریل ۱۹۴۹ء)

۴۴

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے:۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔

وصیت ۱۱۵۱۴ میں محمد اسمٰعیل ولد فقیر محمد صاحب عمر ۵۳ سال سکونت شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۸/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک عدد رہائشی مکان پختہ و خام ۵ مرلہ حدود میں ہے جس کی قیمت مبلغ/۲۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت پچاس روپے/-/۵۰ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اور یہ بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن بمد وصیت کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ العبد محمد اسمٰعیل موصی گواہ شد حکیم مرغوب اللہ۔ گواہ شد سید الدین سیکرٹری وصایا۔

وصیت ۱۱۵۱۶ میں زینب قیصر بیں زوجہ مقبول احمد صاحب عمر ۲۸ سال سکنہ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ/-۱۰۰۰ بذمہ خاوند ہے۔ کڑے طلائی ۵ تولہ بندی طلائی ۲ تولہ۔ ٹکا ایک تولہ۔ کلپ ۲ تولہ۔ مندریاں طلائی ۱۱/۲ کلنٹے طلائی ایک تولہ کل میزان/-۲۵۵۰ دو ہزار پانچسو پچاس ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہوئی۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ:۔ زینب قیصر اہلیہ محمد مقبول احمد صاحب فاطمہ منزل اسلام آباد گلی نمبر ۱۰ گواہ شد محمد مقبول احمد

وصیت ۱۱۵۱۷ میں حسین بی بی زوجہ حکیم عبد العزیز عمر ۵۰ سال ساکن مردان سرفراز گنج ترنیٹر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۴۸/۱۰ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں تفصیل جائداد۔ مہر بذمہ شوہر/۸/۱۲ انعام طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی /-/۱۱۲ روپیہ بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی/-۱۱۲ روپیہ: کل میزان/۲۶۰ دو صد ساٹھ روپے آٹھ آنہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن بمد وصیت کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ نشان انگوٹھا حسین بی بی۔ گواہ شد:۔ مبارک علی شاہ سیکرٹری وصایا مردان گواہ شد:۔ خاوند موصیہ حکیم عبد العزیز بقلم خود

وصیت ۱۱۵۲۸ میں حمیدہ بی بی صاحبہ زوجہ نذیر احمد عمر ۱۹ سال سکنہ یادگیر ڈاک خانہ خاص ضلع گلبرگہ حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴۸/۱۰ ۔۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ البتہ حق مہر المالیت ۱۷۱ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ جو میرے شوہر کے ذمے واجب الادا ہے۔ اور زیورات طلائی و نقرئی قیمتا تین سو روپیہ سکہ عثمانیہ ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے شوہر کی طرف سے مجھے ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ وہ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ:۔ حمیدہ بی بی زوجہ نذیر احمد گواہ شد:۔ غلام حسین۔ نذیر احمد احمدی شوہر موصیہ۔ گواہ شد:۔ فقیر محمد احمدی۔

وصیت ۱۱۵۳۱ میں مرزا البشیر احمد ولد مرزا عمر حیات صاحب پنشنر کیپٹن عمر ۴۲ سال حال بنوں شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴۸/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اسوقت میری کوئی منقولہ جائداد نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب زندہ نہیں میرا گذارا اسوقت تجارت پر ہے۔ جو کہ ماہوار/-۱۲۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا نیز اپنی آمد کے گھٹنے بڑھنے کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر میری جو جائداد بھی منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ مرزا البشیر احمد جنرل مرچنٹ بازار قصاباں بنوں شہر گواہ شد:۔ صاحبزادہ محمد طیب احمدی امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ

گواہ شد:۔ Asfl Khan cantt House No E: 323 Ram Bagh Street Bannu

وصیت نمبر ۱۱۵۳۵ میں رحیم بخش ولد چوہدری میراں بخش صاحب عمر ۶۰ سال ساکن شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۸/۴۸/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ رہائشی مکان خام و پختہ تین مرلہ جسکی قیمت/-۲۰۰۰ روپیہ ہوگی۔ اور دو عدد مکانات پختہ ۱/۲ ۱ مرلہ جس کی قیمت بازاری ریٹ کے مطابق/-۷۰۰ سات سو روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت/-۹۳ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ لاہور کرتا رہوں گا۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ رحیم بخش موصی
گواہ شد:۔ خاکسار سید ولایت شاہ
گواہ شد:۔ علی اکبر اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر ضلع شیخوپورہ

یہودیوں نے عربوں کو ہلاک

قاہرہ ۲۶ رجولائی۔ عرب میں قلقیلیہ کاؤں کے نزدیک سرحد پر تین عربوں کی نعشیں پائی گئیں لاشیں لے جانے والے عربوں کو یہودیوں نے ایسا کرنے سے روک دیا۔ کہا جاتا ہے۔ یہودی ان کے قتل کے ذمہ دار ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ قلقیلیہ کے جو افراد ادر لاپتہ ہو گئے تھے۔ انکا بھی یہی حشر ہوا ہوگا (استار)

یہودیوں کی ہوس ملک گیری کی حد بندی کرو

برطانیہ اور امریکہ کو برمنگھم پوسٹ کا مشورہ

لندن ۲۶ جولائی۔ اخبار برمنگھم پوسٹ نے اپنے ایک حالیہ اداریہ میں لکھا ہے کہ چار سال قبل مشرق وسطیٰ میں برطانوی نمائندوں کی آخری کانفرنس سے لے کر آج کی کانفرنس کے درمیانی عرصے میں مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کے اثر میں نمایاں کمی واقع ہو گئی تھی۔ لیکن اب ایک بار پھر ہوا کا رخ برطانیہ کی موافقت میں ہے اداریہ میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر بیون کو سمجھ لینا چاہیئے کہ روس نے شمالی ایران میں لاحاصل جھیڑ کے بعد سے مشرق وسطیٰ کے عوام کی غربت اور افلاس سے اپنے فائدے کے لئے کام نہیں نکالا۔ لیکن داخلی انتشار روس کا حملہ کرنے کا بہترین طریقہ ہوگا۔ اسلئے مشرق وسطیٰ میں معاشی اصلاح اور مجلسی اصلاحات دفاع کی اولین لائن ہونی چاہئیں۔

برطانیہ کو امریکہ سے امداد حاصل کرنا چاہیئے اور امریکہ امداد کرنے کے لئے تیار ہے۔ جیسا کہ اس نے ترکی کی کی ہے نہ صرف اسلئے کہ وہ اپنے تیل کے ذخیروں کی حفاظت چاہتا ہے۔ بلکہ روسی معاندت کے خلاف جوابی قدم کے طور پر اس علاقے کو جنگی اہمیت کا حامل سمجھتا ہے۔ اس کے بعد اداریہ میں برطانیہ اور امریکہ کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس وقت تک عربوں کا اشتراک حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ وہ یہودیوں کی ہوس ملک گیری کی حد مقرر نہ کر دیں اور عرب مہاجرین کی آبادکاری اور ان کی پرورش کے لئے امداد نہ دیں ان کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ عربوں کے خیال میں اقوام متحدہ نے نہیں بلکہ امریکہ اور برطانیہ نے اس نام نہاد یہودی ریاست کو ان کے وسط میں قائم کرایا ہے۔ اداریہ میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ جب یہ شکایات رفع کر دی جائیں گی۔ تب عرب حکومتوں کو کمیونزم کا بڑھتا ہوا خطرہ مجبور کر دے گا کہ وہ مل کر کام کریں اور مغرب سے دوستی رکھیں۔ (اسٹار)

نوجوانوں کے عالمگیر اجتماع میں پاکستانی مبصر

کراچی ۲۸ جولائی۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کی پوتھ اور گنائیزیشن اور پاکستان بوائے اسکاوٹ کے مسٹر اقبال قریشی نوجوانوں کی عالمگیر اسمبلی کی کونسل کے پہلے اجلاس میں ایک مبصر کی حیثیت سے پاکستان کی نمائندگی کریں گے یہ یاد ہوگا ورلڈ اسمبلی آف یوتھ ڈبلیو۔ اے۔ وائی کا اجلاس یکم اگست کو برسلز میں ہو رہا ہے (اسٹار)

لاہور میں شاندار دنگل

لاہور ۲۶ جولائی لاہور سول ڈیفنس فنڈ میں امداد کے لئے ڈپٹی کمشنر لاہور کی سرپرستی میں ۳۱ جولائی ۱۹۴۹ء اتوار کو اقبال پارک (منٹو پارک) میں دنگل منعقد ہوگا۔ مسٹر اختر حسین فائنینشل کمشنر ریونیو صدارت فرمائیں گے اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور منصفان کشتی ہوں گے اس دنگل میں بہت سے مشہور پہلوان کشتیاں لڑ رہے ہیں۔ اس دن بہت عمدہ جوڑ رکھے گئے ہیں۔ مغربی پنجاب کے مشہور ترین پہلوانوں میں سے مسمیان رشید پہلوان گوجرانوالہ اور اعظم پہلوان پسر امام بخش پہلوان رستم ہند کا شاندار جوڑ ہوگا۔

دنگل کی شرح ٹکٹ ۳ روپیہ۔ ۵ روپیہ ۱۰ روپیہ اور ۱۰۰ روپیہ ہوگی۔ ڈپٹی کمشنر لاہور سٹی مجسٹریٹ لاہور اور راشننگ کنٹرولر لاہور کے دفتر سے ٹکٹیں مل سکتی ہیں۔ دنگل کی تمام آمدنی لاہور سول ڈیفنس فنڈ میں جائے گی

مصری روئی مشکل الحصول سکہ حاصل کرے گی

قاہرہ ۲۶ جولائی۔ "الاہرام" نے اطلاع دی ہے کہ مصری حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مندرجہ ذیل مالیت کی روئی درآمد کریں گے (الف) اڑھائی لاکھ فرانک کی روئی سویٹزرلینڈ کو جس کی ادائیگی نصف سوئس فرانک میں اور نصف مال کی شکل میں ہو گی (ب) تیس ہزار ایل ای (E. L.) کی مالیت کی روئی جرمنی کو جس کی ادائیگی مال کی شکل میں ہو گی (ج) بڑی مقدار میں روئی امریکہ بھیج جائے گی۔ جس کی ادائیگی نصف ڈالر میں اور نصف مال کی صورت میں ہو گی۔ اخبار کا کہنا ہے کہ دس لاکھ قنطار مصری روئی سہل الحصول سکے والے ملکوں کو جیسے اٹلی اور فرانس میں مال کے بدلے بھیجی جائے گی۔ (اسٹار)

روسی فوجیں یوگوسلاوی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں

استنبول ۲۶ جولائی تک ارایٹ سے یہاں نہایت ہی معتبر ذرائع سے جو اطلاعات پہنچی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ روسی مارشل ٹیٹو کا انحراف اس حد تک برداشت نہیں کر سکتے کہ وہ مکمل طریقہ سے مغرب کے ساتھ مل جائے۔

فوجیں بھاری اور ہلکے توپخانہ، ٹینک اور مسلح گاڑیاں خشکی اور بحری راستے سے آ رہی ہیں۔ اور یوگوسلاویہ کی سرحد پر کئی جگہ جمع ہو گئی ہیں۔ یہ غالباً مارشل ٹیٹو کے لئے ایک انتباہ ہے کہ وہ زیادہ ہاتھ پاؤں نہ نکالیں۔

حکومت اسرائیل میں بیکاری کا دور دورہ

۶۷ ہزار یہودی کیمپوں میں پڑے ہیں

لنڈن ۲۵ جولائی۔ گزشتہ سال اسرائیل کی حکومت قائم ہونے کے بعد سے $2\frac{1}{2}$ لاکھ یہودی وہاں پہونچ چکے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ان میں سے ایک تہائی کو ابھی تک کوئی کام نہیں ملا ہے بہت تھوڑے لوگوں کو ملازمت ملی ہے اور بہت سے لوگوں کو ابھی باقاعدہ ملازمت ملنا باقی ہے۔ وزارت مالیات کے ڈائریکٹر جنرل کے ایک بیان کے مطابق یہودی آبادی میں ۳۸ فیصدی اضافہ ہو گیا ہے۔ ۶۷ ہزار افراد ابھی تک کیمپوں میں ہیں۔

ایک لاکھ ۸۸ ہزار افراد کو آباد کیا گیا ہے۔ ان میں سے ۹ ہزار افراد بے روزگار ہیں۔ اخبار ٹائمز کو ہزرومنٹر کے اس بیان پر شبہ ہے کہ افراد زر کے خلاف اسرائیلی حکومت کی جنگ کامیاب ثابت ہو رہی ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ اگرچہ افراد زر کے خلاف کارروائی جزوی طور پر مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ لیکن پُر امید رویہ کی تردید کے لئے کافی ثبوت موجود ہیں۔ اسرائیل میں پیداوار کم ہوئی اور خراب ہے۔ سرکاری اندازوں کے مطابق امریکی قرضہ کے علاوہ اس سال کے ابتدائی چھ ماہ میں ۲ کروڑ اسرائیلی پونڈ سرمایہ لگایا گیا۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ تعمیر ناکافی۔ درآمد ناقابل ذکر ہے۔ پناہ گزینوں کی بے کاری اور کھانے اور پناہ کے لئے ان کا حکومت پر انحصار قوت خرید کی کمی کا سبب ہے۔ لیکن حکومت تنخواہوں میں کمی کرنے کے ارادہ پر عمل درآمد کرتی نظر آتی ہے۔ غیر سرکاری طور پر ایک روز کی ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا اس کا اعادہ نہیں کیا گیا۔ اور ممکن ہے کہ تنخواہوں میں کمی کو منظور کر لیا جائے گا۔ (اسٹار)

عراق روس کو تیل کی مراعات نہیں دیگا

لنڈن ۲۵ جولائی۔ اخبار فائی نن شیل ٹائمز کے بیان کے مطابق عراق کے وزیر اقتصادیات ڈاکٹر ضیاء جعفر سے لنڈن سے روانہ ہونے سے قبل یہ دریافت کیا گیا کہ کیا عراق میں روس کو پٹرول کی مراعات دی جائینگی۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ یقیناً نہیں۔ حقیقت میں ہمارا کسی کو بھی نئی مراعات دینے کا ارادہ نہیں ہے۔ (اسٹار)

مہاجرین جموں و کشمیر کے لئے مفت راشن

لاہور ۲۶ جولائی حلقہ راشن بندی لاہور میں مقیم مہاجرین جموں و کشمیر جو ابھی تک اپنے نام منیجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج لاہور کے دفتر میں مفت راشن حاصل کرنے کی غرض سے درج نہیں کروا سکے انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے نام جلد از جلد متعلقہ وارڈ راشننگ دفاتر میں درج کرالیں۔ ایسے ناموں کے اندراج کی آخری تاریخ ۱۰ اگست ۱۹۴۹ء مقرر کی گئی ہے۔

مشرق بعید میں انقلاب برپا کرانے کی اسکیمیں

لنڈن ۲۵ جولائی۔ یہاں موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ آئندہ ماہ ہنگری میں نوجوانوں کی عالمی فیڈریشن کا اجلاس منعقد ہوگا۔ اس میں مشرق بعید میں انقلاب برپا کرانے کی اسکیمیں پیش کی جائیں گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کمنفارم اس موقعہ سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اور اپنی تجاویز کو آگے بڑھا رہی ہے۔ پھر ان تجاویز کو ان لوگوں کے سپرد کر دیا جائیگا جنہیں وہ مفید آلہ کار تصور کرتی ہے۔ (اسٹار)

ایران میں پٹرول کے معاہدوں پر غور و خوض

طہران ۲۵ جولائی۔ ایرانی مجلس ٹوٹنے کے ۴۸ گھنٹے قبل اس کا ایک خفیہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں برطانوی ایرانی پٹرول کمپنی کے ساتھ معاہدوں کی جانچ کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔ پٹرول کے معاہدہ پر بحث کے دوسرے دن گرما گرم مباحثہ ہونے کے بعد خفیہ اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ وزیر اعظم کو یہ درخواست کرنی پڑی کہ تقریریں مختصر کی جائیں مجلس نے ابھی تک نہ تو معاہدہ کو منظور کیا ہے۔ اور نہ ہی انتخابی بل منظور کیا ہے (اسٹار)

بے ضابطگی کے مرتکب ڈپو ہولڈروں کو سزا

لاہور ۲۶ جولائی۔ عملہ راشن بندی لاہور نے ماہ جون ۱۹۴۹ء کی جانچ پڑتال کے دوران میں ۱۵ ڈپو ہولڈروں کو زیادہ قیمت وصول کرنے سٹاک میں کمی بیشی ہونے اور بعض دیگر بے ضابطگیوں کے سلسلہ میں سزا دلوائی۔ ان میں سے دو ڈپو راشننگ کنٹرولر لاہور نے منسوخ بھی کر دیئے ہیں

راشن ڈپوؤں کے نئے کاروباری اوقات

لاہور ۲۶ جولائی۔ ۲۹ جولائی سے حدود راشن بندی لاہور میں منظور شدہ ڈپوؤں کے کاروباری اوقات حسب ذیل ہونگے۔

صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

شام ۴ " " ۷ " "